کیونکہ اس پر شَذَّ فِی النَّارِ کی وعید ہے۔ اس کے مقابلے میں مسلمانوں کی کسی تنظیم یا اسلامی تحریک کی کسی تنظیم سے علیحدگی' جماعتی تنظیم سے علیحدگی کے مترادف ہے۔ وہ اس وقت قابل اعتراض ہے جب آدمی اقامت دین کی جدوجہد کو ترک کر دے اور اس کے لیے کسی بھی اجتماعی کوشش کو چھوڑ دے۔ تنظیم سے علیحدگی کا فیصلہ' غلط فیصلہ تو ہو سکتا ہے لیکن اس کو ان احادیث کا مصداق نہیں کہا جا سکتا جن میں جماعت سے الگ ہونے پر وعیدیں آئی ہیں (مولانا عبدالمالک)۔

درس قرآن کا طریقہ

س : درس قرآن کا پروگرام کس طرح کرنا چاہیے کہ اس سے عام لوگ زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکیں؟ کیا ہر پڑھا لکھا شخص درس قرآن دے سکتا ہے؟ یا اس کے لیے "عالم" ہونا شرط ہے؟ کیا کوئی تحریکی ساتھی کسی تفسیر مثلاً تفہیم القرآن یا معارف القرآن وغیرہ سے درس دے سکتا ہے یا نہیں؟

ج : درس قرآن کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ کوئی تفسیر پڑھ کر سنا دیں۔ یہ درس وہ شخص دے سکتا ہے جو ترجمہ اور تفسیر کو سمجھتا ہو۔ اس نے ترجمہ اور تفسیر کا مطالعہ کر کے اطمینان کر لیا ہو کہ اس میں جو لکھا گیا ہے وہ اسے سمجھ چکا ہے۔ ایسا شخص ترجمہ اور تفسیر پڑھ کر سنا سکتا ہے۔ سننے سنانے کے بعد اہل مجلس اسے بحث مباحثہ کے ذریعے سے مزید سمجھنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک آدمی ترجمہ و تفسیر میں بصیرت پیدا کر چکا ہو اور تفسیر پڑھ کر سنانے کی بجائے براہ راست قرآن پاک سے ترجمہ و تفسیر پیش کر سکتا ہو۔ یہ وہ شخص ہو سکتا ہے جس نے لغت اور صرف و نحو کے ذریعے ترجمہ و تفسیر میں بصیرت پیدا کی ہو اور تفسیر کے دروس میں شامل ہو کر اساتذہ سے استفادہ بھی کیا ہو۔ ایسا شخص براہ راست درس دے سکتا ہے اور کبھی کوئی اشکال پیش آجائے تو اس کے لیے علما سے رجوع کر سکتا ہے۔

تیسرا شخص وہ ہے جو باقاعدہ عالم دین ہو۔ یہ شخص قدیم و جدید تفاسیر کا مطالعہ کر کے محققانہ انداز میں درس دے گا۔ یہ تمام لوگ مذکورہ طریقوں سے درس دے سکتے ہیں۔ تفہیم القرآن' معارف القرآن' تدبر القرآن' تفسیر ابن کثیر' فی ظلال القرآن اور دیگر جدید تفاسیر کا مطالعہ کر کے مضمون پر عبور حاصل کیا جائے۔ اس کے بعد درس دیا جائے تو موثر ہو گا۔

جماعت اسلامی کے کارکن باقاعدہ تعلیم و تربیت کے مراحل سے گزرتے ہیں۔ ان میں سے جو لوگ درس قرآن و حدیث دیتے ہیں وہ اجتماعات کے ذریعے بھی دروس قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کرتے ہیں